سوال:- کثیر المذہبی معاشرے میں بقائے باہمی کی اسلامی تعلیمات کا خلاصہ بیان کریں۔

جواب:-

تعارف

کثیر المذہبی معاشرے میں بقا کیلئے انسانی حقوق

سماجی حقوق اور معاشرتی ذمہ داریاں

اقلیتوں کے حقوق

ہمسائیوں کے حقوق

خلاصہ بحث

تعارف: کثیر المذہبی معاشرے میں بقائے باہمی کیلئے ضروری ہے کہ سب لوگوں کو ان کے جائز حقوق ملتے رہیں۔ انسانی حقوق کے بارے میں اسلام کا تصور بنیادی طور پر بنی نوع انسان کے باہمی احترام، وقار اور مساوات پر مبنی ہے۔ قرآن مجید کی رو سے انسان باقی سب مخلوقات پر فضیلت رکھتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی"

(بنی اسرائیل 70)

اسلامی تعلیمات ہمیں اس بات کی ہدایت دیتی ہے کہ کثیر المذہبی معاشرہ میں رہتے ہوئے تمام انسانوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ اسی طرح ماحول خوشگوار بن سکتا ہے، جسے حسن معاشرت کہا جاتا ہے۔ اس کے برعکس آپس میں ایک دوسرے کا حق مارنے کی روش، بے چینی اور کش مکش پیدا کرتی ہے۔ بقائے باہمی کیلئے اسلامی تعلیمات میں انسانوں کے حقوق، اقلیتوں کے حقوق، ہمسائیوں کے حقوق، سماجی اور معاشی حقوق اور مختلف معاشرتی ذمہ داریوں کا ذکر ہے۔ جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

1- اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انسانیت کے حقوق:-

اسلام نے تمام انسانوں کو مذہب کے بنیاد پر نہیں بلکہ انسانیت کے بنیاد پر حقوق دیے۔ کثیر المذہبی معاشرے میں رہتے ہوئے اسلام اس بات کا حکم دیتا ہے کہ مذہب کے بنیاد پر نہیں بلکہ انسانیت کے بنیاد پر لوگوں سے پیش آئے۔ پہلا حق:

ا۔ تکریم انسانیت/ یا عظمت انسانیت:-

انسانیت کا پہلا حق انسانی تکریم ہے۔ اس حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "اور ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی"
(بنی اسرائیل: 70)

اسلام یہ بھی اس بات کا حکم دیتا ہے کہ کثیر المذہبی معاشرے میں رہتے ہوئے دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کے روایات، تعلیمی اداروں اور عبادتگاہوں کا احترام کیا جائے اور ان کے ساتھ کوئی زیادتی نہ کی جائے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

ترجمہ: "دین میں کوئی جبر نہیں ہے"

ب۔ مساوات:-

تکریم انسانیت کی تعلیم کا نتیجہ معاشرتی مساوات ہے۔ نبی ﷺ کے عطا کردہ انسانی حقوق کی وجہ سے ہر طرح کے نسلی، قبائلی اور لسانی تفریق ختم ہوگئے۔

ت۔ اللہ کی نظر میں سب انسان برابر ہے۔

اللہ کے نزدیک

انسان برابر ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:
"اُس نے آپ کو ایک روح سے پیدا کیا"
(سورۃ النساء: 1)

سورۃ الحجرات 13

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ نے فرمایا کہ "کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے"۔

- زندہ رہنے کا حق:- اللہ نے تمام انسانوں کو زندہ رہنے کا حق دیا قرآن میں ارشاد ہے۔ ترجمہ:- جس نے ایک انسان کو قتل کیا اُس نے پوری انسانیت کو قتل کیا"۔ المائدہ - 32
اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کثیر الجہتی معاشرے میں رہتے ہوئے ایک انسان کا دوسرے کو قتل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

- مذہبی آزادی:-
اسلام نے تمام انسانوں کو مذہبی آزادی دی قرآن مجید میں ارشاد ہے۔
"دین میں کوئی جبر نہیں ہے"۔
البقرہ 256

2 سماجی حقوق اور معاشرتی ذمہ داریاں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں۔

کثیر الجہتی معاشرے میں رہتے ہوئے بقائے باہمی کیلئے اسلام سماجی حقوق پیش کرتا ہے۔ جسمیں تعلیم کا حق، صحت کا حق، جان و مال و عزت کی حفاظت، بیماروں کے حقوق، غلاموں اور ضرورت مندوں کے حقوق، خادموں اور یتیموں کے حقوق رواداری وغیرہ شامل ہے۔

تعلیم کا حق: دین اسلام کا آغاز ہی "اقرا باسم ربک الذی خلق" سے ہوتا ہے۔ اسلام ہی وہ دین ہے جس نے دنیا کو اس وقت آگاہی بخشی جب انسانیت اندھیرے میں رہ رہی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اس حوالے سے انقلابی اقدامات اٹھائے یہاں تک کہ غزوہ بدر کے موقع پر کافر اساتذہ سے مسلمان بچوں کو تعلیم دلوائی۔

صحت کا حق:- صحت ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ کوئی انسان اس حق کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسلام انسانوں کے اس بنیادی حق کو نہ صرف تسلیم کرتا ہے بلکہ حفظانِ صحت کے بارے بہت سارے اصول عطا کرتا ہے۔

معاشرتی ذمہ داریاں:- کثیر المذہبی معاشرے میں بقائے باہمی کیلئے اسلام چند معاشرتی ذمہ داریوں کی ذکر کرتا ہے۔ جن میں سے کچھ درج ذیل ہے۔

① <u>دیانت داری</u>:- معاشی اور معاشرتی تعلقات کی استواری کیلئے دیانت اسکی بنیادی شرط ہے۔

② <u>ایفائے عہد</u>:-
انسانوں کے باہمی تعلقات میں ایفائے عہد یعنی وعدہ پورا کرنے کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ہمارے لین دین کے تمام معاملات اور باہمی حقوق ایفائے عہد کے ذیل میں آتے ہیں۔

③ <u>عدل و انصاف</u>:-
عدل و انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ہر شخص کو اس کا جائز حق آسانی سے مل جانا چاہیے، وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ نظام عدل کی موجودگی سے معاشرے کے امور بخیر و خوبی سرانجام پاتے ہیں۔ اور بے انصافی کی وجہ سے معاشرے کا ہر شعبہ مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔

اقلیتوں/غیر مسلموں کے حقوق:-

دینِ اسلام نے پہلی

اسلامی ریاست "مدینہ منورہ" میں اقلیتوں/غیر مسلموں کو جو حقوق دیے وہ آج کے کثیر المذہبی معاشرے کی بقا کے ضامن کیلئے ایک مثال ہے۔ قرآن مجید، حدیث رسولؐ اور سیرت طیبہ کی روشنی میں غیر مسلموں کے حقوق کے حوالے سے چند بنیادی پہلو درج ذیل ہے۔

1- **زندگی کے تحفظ کا حق:-** جس طرح ایک مسلمان کی زندگی محفوظ ہے۔ اسی طرح ایک غیر مسلم شہری کو بھی زندگی کا حق حاصل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ......

نبیؐ نے فرمایا ہے "غیر مسلموں کی حقوق کی حفاظت میرا سب سے اہم فرض ہے"۔

2- **نجی زندگی کے تحفظ کا حق:-** اسلام میں ہر شخص کی پرائیویسی (نجی زندگی) کی اہمیت ہے۔ کوئی دوسرا شخص اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔ یہ حق ایک مسلمان اور غیر مسلم دونوں کے لیے برابر ہے۔

3- **مال کی حفاظت:-** ایک غیر مسلم شہری کا مال بھی اتنا ہی محفوظ ہوگا جتنا ایک مسلمان شہری کا۔ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے۔

"ان کے مال ہمارے مالوں کی طرح ہے"۔

4 **مذہبی آزادی:** اسلام نے غیر مسلموں کے مذہبی آزادی کو تسلیم کیا ہے۔ نبیؐ نے اہل نجران سے جو معاہدہ کیا تھا۔ اس سے

جس سے مذہبی آزادی کے تحفظ کی اہمیت کا پتا چلتا ہے۔

5- **معاشی آزادی:-** اسلام میں غیر مسلم شہری پر رزق کمانے میں کوئی پابندی نہیں ہے۔ وہ ہر کاروبار کر سکتے ہیں جو مسلمان کرتا ہو سوائے اس کے جو ریاست کے لیے اجتماعی طور پر نقصان کا سبب ہو۔

6- **معاشرتی آزادی:-** اسلامی ریاست میں اقلیتیں عائلی قوانین (نکاح، طلاق) میں اپنے عقیدے کے مطابق عمل کریں گی۔

7- **حسن سلوک:-** اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ کافر اور مسلمان ہرگز دوست نہیں ہو سکتے لیکن اس کے باوجود ان سے حسن سلوک سے پیش آنے کی ہدایت دی ہے۔ یہ صرف اسلام کی خصوصیت ہے۔ کہ وہ غیر مسلموں کو شہری حقوق عطا کرتا ہے۔ اور مسلمانوں کو تلقین کرتا ہے کہ وہ ان سے شفقت سے پیش آئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو۔ عدل کرو۔ یہی بات زیادہ نزدیک ہے تقویٰ سے۔"

المائدہ - 8

ہمسائیوں کے حقوق:

انسان کو اپنے روزمرہ زندگی میں ہمسائیوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ~~پڑوسی چاہیے~~ تنذر الکذ ہب معاشرے میں پڑوسی چاہیے جس مذہب سے بھی تعلق رکھتا ہو، اسلام پڑوسیوں کے حقوق پر زور دیتا ہے۔ اسلام پڑوسیوں کی تین الگ الگ قسمیں بیان کرتا ان سے حسنِ سلوک کا حکم دیتا ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے: (المائدہ - 36)

"وہ پڑوسی جو رشتہ دار بھی ہو"

وہ پڑوسی جو ہم مذہب یا رشتہ دار نہ ہو

عارضی پڑوسی مثلاً ہم پیشہ، ہم جماعت، شریک سفر یا ایک ہی جگہ ملازمت یا کاروبار کرنے والے۔

نبی ﷺ نے ہمسایوں سے حسنِ سلوک کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ چند ارشادات درج ذیل ہیں۔

← وہ شخص مومن نہیں جو اپنے ہمسائے کی ٹھوکر سے بے نیاز ہو کر شکم سیر ہو۔

← تم میں سے افضل وہ ہے جو اپنے ہمسائے کے حق میں بہتر ہو۔

ایک مسلمان کو اپنے غیر مذہب پڑوسی کے عبادات کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ حضور ﷺ نے 3 مرتبہ قسم کھا کر فرمایا کہ وہ شخص کامل نہیں ہو سکتا جسکی شرارتوں اور اذیتوں سے اسکی پڑوسی امن میں نہ ہو۔

خلاصۂ بحث:- اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور زندگی کے ہر پہلو میں مکمل رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ کثیر المذہبی معاشرے میں رہتے ہوئے اسلامی تعلیمات ہی بقائے باہمی کا واحد ذریعہ ہے۔ اسلام کے نزدیک سب سے بڑا مذہب انسانیت کا ہے اور انسانی حقوق کے بارے میں اسلام کا تصور بنی نوع انسان کے باہمی احترام، وقار اور مساوات پر مبنی ہے۔ قرآن کی رو سے سب انسان دوسرے مخلوقات پر فضیلت رکھتی ہے۔ نبی ﷺ نے فتح مکہ اور خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر انسانی حقوق کا وہ نقشہ پیش کیا جسکی آجکل کے کثیر المذہبی معاشروں میں بہت ضرورت ہے۔

اسلام نے تمام طبقات کے حقوق کا تحفظ کیا ہے چاہے ان حقوق

کا تعلق خواتین سے ہو، بنیادی انسانی حقوق سے، غیر مسلموں کے
حقوق سے ہو یا عام افرادِ معاشرہ کے حقوق ہوں۔ مغرب
میں انسانی حقوق کا آغاز 1215ء میں میگنا کارٹا سے ہوتا
ہے جب کہ اسلام میں انسانی حقوق کا تحفظ پہلی وحی سے
ہوتا ہے۔ اور پھر خطبہ حجۃ الوداع میں آپؐ نے جس تفصیل
کے ساتھ تمام انسانی طبقات کے حقوق بیان کیا ہے اسکی
مثال انسانی تاریخ میں اور کہیں نہیں ملتی۔